جہاں مجلس احرار اسلام کا تذکرہ آئے وہاں اس کی بجائے "مجلس تحفظ ختم نبوت" لکھ دیا جاتا ہے۔ اس تاریخی تحریف کی روک تھام بہر طور ضروری ہے۔

کتاب کے آغاز میں حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کا مقدمہ اور دیگر حضرات کی آراء شامل ہیں۔ یوں تو یہ کتاب مختلف اہل قلم کے مضامین کا مجموعہ ہے۔ لیکن مواد کی تلاش، حصول اور اس کی ترتیب نہایت کٹھن اور مشکل کام ہے۔ مولانا محمد اسماعیل نے ان تمام مراحل کو کامیابی سے طے کیا ہے۔ حسن ترتیب اور حسن طباعت کے ساتھ ساتھ حوالہ جات کا خاص اہتمام صاحب کتاب کے اعلیٰ ذوق اور محققانہ طبع کا آئینہ دار ہے۔

۴۰۰ صفحات کی یہ کتاب ۱۵۰ روپے میں حسب ذیل مقامات سے دستیاب ہے۔

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت مسجد عائشہ، حسن سٹریٹ مسلم ٹاؤن لاہور، بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان۔ (تبصرہ: محمد عمر فاروق)

ماہنامہ الفرقان (لکھنؤ) "مولانا محمد منظور نعمانیؒ نمبر"

شورش کاشمیری مرحوم نے بعض شخصیات کے لئے یہ فقرہ بالتواتر دہرایا ہے کہ

"وہ اس زمین پر اللہ کا عطیہ تھے۔"

یہ بلیغ جملہ فی الحقیقت حضرت مولانا محمد منظور نعمانی (پ ۱۹۰۵ء) رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات پر صادق آتا ہے کہ

"مولانا محمد منظور نعمانی ظلمت کدۂ ہند میں اللہ کا خاص عطیہ تھے"۔ ان کا وجود گرامی اسلامیان ہند و پاک کے لئے ایک عظیم نعمت خداوندی تھا۔ وہ محض صاحب عرفان و طریقت شیخ ہی نہیں بلکہ ایک بیدار مغز دینی رہنما اور جدید عصری مسائل پر گہری نظر رکھنے والے صاحب بصیرت مدبر بھی تھے۔ جن کا ہاتھ زمانے کی نبض پر تھا۔ ان کا علم مستحضر، تقویٰ و تدین مثالی، فہم دین خیر القرون کے ذوق و طبع کے قریں، فکر و تدبر صراط مستقیم کی ضیاء پاشیوں سے مستنیر اور فکر و عمل بصائر دین سے آراستہ تھی۔ اللہ نے انہیں رسوخ فی العلم کی فضیلت سے نوازا اور وہ حقیقی معنوں میں تفقہ فی الدین کی خصوصیت کے ساتھ فضل و کمال سے بھی بہرہ ور تھے۔

شرک و بدعت کے خلاف جہاد کی ٹھانی تو بریلی میں جا کر صف آراء ہوئے اور مناظروں کے ذریعے شرعی برہمنوں کا ناطقہ بند کیا۔ فکری انقلاب کے لئے سید ابوالاعلیٰ مودودی کے ہمنوا ہوئے اور جماعت اسلامی کے معماروں میں شمار ہوئے۔ لیکن حقائق آشناء ہوتے ہی فوراً علیحدگی اختیار کر لی۔ پھر دعوت و تبلیغ کے کام میں حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کی سرپرستی میں ایسے منہمک ہوئے کہ حیاتِ مستعار کے آخری لمحوں تک مخلوق کا خالق سے ٹوٹا ہوا رشتہ جوڑنے میں مصروف رہے۔

بے شک مولانا محمد منظور نعمانی کا سب سے بڑا علمی کارنامہ ان کی ضخیم کتاب "معارف الحدیث" ہی ہے جب کہ میرے نزدیک ان کی کتاب "ایشیعیت اور ایرانی انقلاب" ان کی دیگر کتب پر بہ ایں وجہ زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ یہ پہلی کتاب تھی جو آیت اللہ خمینی کے نظریات اور ایرانی انقلاب کی اصل حقیقت سمجھنے کے لئے عام آدمی کے لئے بھی چراغ راہ ثابت ہوئی اور لاکھوں مسلمان سبائی فتنے کی سازشوں سے واقف ہوئے اور گمراہی سے بچ گئے۔ مولانا نعمانی نے تقریباً باون کتب و رسائل لکھے اور ماہنامہ "الفرقان" کا اجراء کیا جو تادم تحریر شائع ہو رہا ہے۔

زیر تبصرہ شمارہ اپریل تا اگست ۱۹۹۸ء کی خاص اشاعت مولانا منظور نعمانی کے سوانح و افکار، معاصر شخصیات کے مضامین اور جرائد کے خراجِ تحسین پر مشتمل ہے۔ جسے مولانا کے خلف الرشید جناب مولانا عتیق الرحمن سنبھلی مدظلہ نے ترتیب دیا ہے۔ مولانا عاشق الٰہی بلند شہری، مولانا خلیل الرحمن سجاد، مولانا مرغوب الرحمن، مولانا تقی عثمانی، ڈاکٹر شمس خان تبریز، مولانا عبدالقدوس رومی اور سب سے بڑھ کر مولانا ابوالحسن علی ندوی ایسے مشاہیر کے مضامین کے علاوہ مولانا نعمانی کے اپنے قلم سے منتخب مضامین اور خطوط اس یادگار نمبر کا جوہر ہے۔

مولانا محمد منظور نعمانی کی ہمہ جہت شخصیت اور تاریخ ساز علمی خدمات کا تذکرہ اس خاص نمبر میں اتنی تفصیل اور حسن ترتیب کے ساتھ سامنے آیا ہے کہ مولانا کا چلتا پھرتا سراپا نظروں کے راستے دل میں اترتا محسوس ہوتا ہے۔ جو یقیناً حضرت نعمانی کی مسحور کن شخصیت کی کرامت اور "الفرقان" کے مدیر اور کارکنان کی شبانہ روز محنت کا شاہکار ہے۔

"الفرقان" کی یہ خصوصی اشاعت انتہائی دیدہ زیب اور نظر کو موہ لینے والی ہے۔ جو ۶۷۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ بخاری اکیڈمی دار بنی ہاشم مہربان کالونی ملتان سے ۲۲۵ روپے منی آرڈر بھیج کر رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے طلب کی جا سکتی ہے۔ (تبصرہ: محمد عمر فاروق)

بقیہ از ص ۵۳

جب ہم یہ مقام حاصل کر لیں کہ امریکہ ہو یا کوئی اور طاقت ہو، اسے ہماری تنصیبات، ہمارے صدارتی محل اور ہمارے وزیراعظم ہاؤس کی تلاشی لینے اور ہماری خلائی سرحدوں کی خلاف ورزی کرنے کی جرات نہ ہو سکے۔ ہمارے وزیراعظم امریکہ جاتے وقت قوم کو یقین دلا کر گئے تھے کہ وہ سی ٹی بی ٹی پر کوئی سمجھوتہ نہیں کریں گے لیکن اس کے باوجود سیاست سیاست ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ ساری قوم ایٹمی صلاحیت کی بقا اور حفاظت کے لئے فولاد کی دیوار کی طرح متحد رہے تاکہ وزیراعظم آئندہ کسی مرحلے پر بھی امریکی صدر کے دباؤ کو قبول نہ کریں اور صاف انکار کر دیں اور اپنے تحفظات کو قائم رکھیں۔